© rasailojaraid.com

قصیدۂ نعتیہ

جناب علیم ناصری ایم اے
رکن مجلس ادارات الاعتصام

سرورِ عالمیاں صاحبِ اکلیل و عَلَم — تاجدارِ عرب و زینتِ اورنگ عجم

وہ کہ ہے جملہ مکارم میں جہاں سے افضل — سارے عالم سے مراتب میں وہی ہے اکرم

ایسا اُمّی کہ فصاحت میں نہیں اس کی نظیر — سامنے اس کے بلاغت کے ہیں احبار اَبکم

اُس پہ پڑھتے ہیں زمیں والے مسلسل صَلوٰۃ — آسمانوں سے اترتا ہے درودِ پیہم

اُس کے کردار و عمل نے اِسے زینت بخشی — محفلِ زیست ہوئی جاتی تھی درہم برہم

ہوئے محفوظ مساکین ویتامیٰ کے حقوق — نہ غریبوں پہ امیروں کا رہا ظلم و ستم

متزلزل بشریت کی سکوں بخشی کو — دینِ فطرت پہ کیا نظمِ جہاں مستحکم

جہل کے دیدۂ اعمیٰ کو ملی بینائی — اور سماعت کا سزاوار ہُوا گوشِ اصم

ہو گیا زندۂ جاوید شہادت دے کر — ابن نوفل تھا نوامیسِ رُسُل کا محرم

عالم افروز ہوئے اس کے شبستاں کے چراغ — آج بھی ان سے ضیا گیر ہے سارا عالم

اس کا حیدرؓ ہے جو کرّار تو عثمانؓ غنی — اس کا صدّیقؓ ہے اکبر تو ہے فاروقؓ اعظم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہل ایماں کو مواخات کا انعام ملا | ہو گئے اسود و احمر کے قبائل مدغم
پائداری نہیں عالم میں کسی نقش کو بھی | جاوداں ہے تو فقط مصطفوی نقشِ قدم
سامنے اس کے سیادت کا کوئی اہل نہیں | ہے وہی تاجورِ راہنمایانِ اُمم
حق نے فرمایا "سلامت نہیں ایماں اُن کا | گر نہ مانیں وہ تجھے جملہ مسائل میں حَکَم
اور پھر فیصلہ سن کر ترا اے جانِ جہاں | سامنے تیرے وہ کر دیں سرِ تسلیم نہ خم"
اس کی تعلیم درخشاں ہے مثالِ خورشید | کچھ تذبذب نہ تشکک نہ کوئی لا و نعم
عسکری اس کے ہیں انسان و ملائک کے جنود | اس کے ہاتھوں میں ہے سالارِ حق کا پرچم
اس کی سنت بھی موقر ہے تو قرآن بھی مجید | ہو چکے اور رسولوں کے صحائف مُبہم
ضربِ اَللّٰہُ اَحَد زلزلہ انداز ہوئی | خس و خاشاک ہوا کعبے کا ایک ایک صنم
اللہ اللہ مکاں اور مکیں کا اعزاز | اوّلیں درس گہ حق تھا مکانِ ارقم رضی اللہ عنہ
جہاں خورشید ستاروں کو ضیا دیتا تھا | جہاں آ کر ہوئی فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی گردن خم
نعت گوئی کا ہے اعجاز بقولِ عرفی | "نہ بری ظن کہ بعرشِ سخن آساں رفتم"

نعت کہنے کا شرف خاص عطائے حق ہے
سجدۂ شکر میں رہتا ہے علیم اپنا قلم

© rasailojaraid.com